بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

نصاب میں تبدیلی اور............اور مدارس کے بہی خواہوں کی بے چینی

ایک عرصہ سے دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلیوں کا شور بلند ہے' اور شور کرنے والے عموماً وہ لوگ ہیں جو خود کسی دینی مدرسہ کے مالک تو کیا خادم بھی نہیں......ان میں بعض صحافی بھی شامل ہیں اور اسکالرز بھی' سول سوسائٹی کے نمائندہ بھی ہیں اور بیرونی قوتوں کے پلانٹڈ پے رولڈ بھی' سادگی میں کچھ مولوی نما بھی اس آواز میں شامل ہیں اور کچھ سیاسی بھی......سب کی سرتوڑ کوشش اور دلی خواہش ہے کہ کسی نہ کسی طرح موجودہ نصابِ درسِ نظامی کو بدل دیا جائے......اور اس تبدیلی کے متعدد اور متنوع دلائل ان کے پاس ہیں' تبدیلی کی ضرورت محسوس کرانے کے لئے ایک سے ایک فلسفہ ان کی زنبیل میں ہے......اور نصاب کی تبدیلی کی ضرورت واہمیت کو باور کرانے کے لئے متعدد جرائد ورسائل مسلسل لکھ رہے ہیں اور لاتعداد ٹی وی چینلز کے......عالم فاضل اینکرز......' زور لگارہے ہیں......یہ سلسلہ نائن الیون کے بعد ذرا زیادہ تیزی سے پھیلا ہے......اور ساری خرابیوں کی جڑ دینی مدارس کو بتایا جانے لگا ہے......

نصابی تبدیلی کے حوالہ سے تنظیمات مدارس کو بھی پریشان کیا گیا اور ان سے یہ مطالبہ بالواسطہ وبلا واسطہ دونوں طرح سے ہوا کہ نصاب میں تبدیلی لائیں اور نرے مولوی پیدا نہ کریں......کبھی مدارس کو کمپیوٹر کی افادیت بتائی جاتی ہے اور کمپیوٹری علوم کو شامل نصاب کرنے کی بات کی جاتی ہے تو کبھی سائنس کو لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھانے پر زور دیا جاتا ہے' معاشیات کے مضامین کو شامل نصاب کرنے اور ریاضی وسوشل سٹڈیز کو نصاب میں سمونے کی خواہش کا اظہار بھی بارہا ہوتا رہا ہے......ہر چند کہ ان علوم کی افادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا' لیکن انہیں دینی مدارس کے نصاب کا لازمی جزو بنانے پر اصرار کی معنی خیزیت کو نظر انداز بھی نہیں کیا جاسکتا............

اس سارے شور شرابے میں کہیں یہ سننے کو کبھی نہیں ملا کہ ایم بی بی ایس کے کورس میں فقہ' حدیث تفسیر اور اصول کو بھی شامل کیا جانا چاہئے تا کہ وہ اچھے دین دار ڈاکٹر بن کر نکلیں ......انجنئرنگ کے نصاب میں منطق وفلسفہ کو بھی شامل کیا جانا چاہئے تا کہ انہیں اپنے آباء کے علوم پر بھی دسترس ہو' ایگریکلچر کے ڈگری پروگرام میں تصوف اور علم الکلام کا تڑکا بھی لگانا چاہئے تا کہ وہ اپنی پیشہ ورانہ ذمہ

☆ اذا کان رب البیت بالدف مولعا............فشیمۃ اھل البیت کلھم رقص ☆

داریوں کے ساتھ ساتھ اللہ ہو کی ضربیں بھی لگا لیا کریں......

اگر کوئی دین دار شخص ان میدانوں میں اسلامی علوم کی بات کرے تو اسے یہ سمجھایا جاتا ہے کہ میاں یہ پروفیشنل کورسز ہیں ان میں علوم کا کیا کام............ تو بھئی دینی مدارس کا نصاب علوم کا نصاب ہے ان میں ٹیکنالوجیکل مضامین کا کیا کام؟ جس طرح کسی ڈاکٹر کو جوتیاں گانٹھنے کا علم سکھانا ضروری نہیں بلکہ اس کی شان کے خلاف ہے ایسے ہی مدارس کے طلبہ کو بڑھئی' لوہار' پلمبر' الیکٹریشن وغیرہ جیسے پیشوں کی تعلیم دینے اور مکینیکل ٹیکنالوجی پڑھانے کی ضرورت کیوں ہے؟

دراصل دینی مدارس کے نصاب کا مقصد علماء تیار کرنا ہے' اور نئے گلوبل نظام میں علماء کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ ائمہ مساجد بھی تیار کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ کام آئندہ مسٹروں سے لیا جانا ہے' اس لئے مدارس قصوروار ہیں کہ وہ خالص قسم کا گاڑھا علم خواہ مخواہ میں مفت دے رہے ہیں...... دوسری بات یہ کہی جاتی ہے کہ مدارس کے بچوں کو فنی تعلیم اس لئے دی جانی ضروری ہے تاکہ وہ بے روزگاری سے بچ سکیں' ہمارا ان بہی خواہوں سے سوال ہے کہ جتنے ٹیکنیکل کالجوں اور انجینئرنگ یونیورسٹیوں سے پڑھ کر ہر سال طلبہ نکل رہے ہیں کیا ان سب کے روزگار کا بندوبست مناسب طور پر موجود ہے؟...... کہ آپ کو مدارس کے طلبہ کے روزگار کی فکر کھائے جارہی ہے؟

ایک طرف تو دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کو خود مدارس اور مدارس کے طلبہ کی ضرورت قرار دیا جارہا ہے دوسری جانب' اسکولوں کے اسلامیات و معاشرتی علوم کے نصاب میں تبدیلی کا جو تیشہ چلایا گیا ہے اس کی ایک جھلک جناب کاشف حفیظ صاحب کی کتاب کے ایک ورق سے محسوس کی جاسکتی ہے:...... وہ لکھتے ہیں...... نصاب تعلیم سے اسلام کے اخراج کے حوالہ سے سب سے بنیادی کام ۲۰۰۲ میں کیا گیا...... پاکستان کے نصاب تعلیم پر سب سے کاری وار' ڈاکٹر اے ایچ نیر اور احمد سلیم کی رپورٹ بعنوان ...... پراسرار بغاوت...... کے ذریعہ کیا گیا...... جو ایس ڈی پی آئی کی زیر سرپرستی تیار کی گئی............ نصابی ٹیکسٹ بکس پر قائم ہونے والے ایک گروپ نے اپنی سفارشات میں سے ایک سفارش یہ بھی کی کہ ...... تعلیمی پالیسی سے اس طرح کا جملہ خارج کردینا چاہئے...... ہمارے جینے کا بنیادی مقصد اسلام سے مکمل وفاداری اور ہماری پہچان ہونا چاہئے............ کیونکہ یہ جملہ محدود ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے۔ نصاب کے حوالہ سے ہونے والی ایک سرکاری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جاوید احمد غامدی نے کہا ...... پرائمری سطح پر اسلامیات کی تدریس ہونی ہی نہیں چاہئے...... کیونکہ اس سے بنیاد پرستی' انتہا پسندی اور

☆ اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی............ برآورند غلامان او درخت از بیخ

دہشت گردی کے رجحانات پیدا ہوتے ہیں......

نصاب تعلیم سے مذہبی اور نظریاتی مواد نکال کر ایک لادین نسل پروان چڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے......نام عبدالمنان اور عبدالرحمٰن ہو مگر طرز فکر لادین' امریکی و یوروپی ہو' ایس ڈی پی آئی کی رپورٹ اسی لادینیت کی کوشش ہے......کہا جاتا ہے کہ ہاں مذہب اچھا ہے مگر ذاتی حیثیت میں......مثلا رزق میں اضافہ کے لئے وظیفے پڑھنا' قرآن مجید ثواب کی نیت سے پڑھنا اور نمازیں پڑھنے کے لئے مسجد ضرور جانا......زکوۃ اور عمرے بھی کرنا چاہئے مگر اس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں کہ اقامت دین اور اعلائے کلمۃ الحق بھی کوئی چیز ہے......تم اللہ کے خلیفہ اور اس کے نائب کے طور پر زمین پر ودیعت کئے ہی نہیں گئے......اس بات کو ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہیں لانا کہ قال اللہ اور قال الرسول کو دنیا میں سربلند ہونا ہے......جہاد کا تو ذکر بھی نہیں کرنا......یہ دنیا کے امن کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔اس کا زمانہ گزر چکا۔ڈرون حملے امن کی بحالی کی کوشش ہیں۔یہ دین کے ٹھیکیدار صرف ملا ہی کیوں بنے ہوئے ہیں۔ہم بھی مسلمان ہیں ہمیں معلوم ہے کیا غلط اور کیا صحیح ہے......قتل کے بدلے قتل کی سزا پتھروں کے زمانے کا عمل' چوری کے بدلے ہاتھ کاٹنے کی سزا بربریت اور سنگسار کرنے کی حد وحشی طریقہ ہے۔حدود آرڈیننس ظلم اور قانون توہین رسالت ناانصافی ہے۔روح کی غذا موسیقی اور بدن کی شاعری رقص ہے......اس پر کسی قسم کی پابندی فن وثقافت کی موت ہے۔فیشن شوز ترقی کی علامت اور نقاب وحجاب دقیانوسیت کی نشانی۔مخلوط تعلیم سے نوجوانوں میں اعتماد بڑھتا ہے۔نئی نسل کو یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ بحیثیت مسلمان آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند نہیں..........علی ہذا القیاس یہ ہے وہ کوشش جو نصابات میں تبدیلی کا مقصود ہے......اہل وطن کی دینی قوتیں باہم دست وگریباں ہیں یا کر دی گئی ہیں......کاش کہ ہماری دینی قیادت نے آپس کی جنگوں کے محاذ نہ کھولے ہوتے تو اس اسلام دشمن محاذ پر پسپائی ہمارا مقدر نہ بنتی......رات دن مفت انٹرنیٹ کی سہولت موبائل فون پر نوجوانوں اور نوخیزوں کو دے کر اسے کس کلچر میں دھکیلا جارہا ہے اور اسلام سے کس قدر باغی بنایا جارہا ہے اس کی پرواہ نہیں مگر بریلوی کو دیوبندیانا اور سنی کو وہابی بنانے اور شیعہ کو کافر قرار دینا سب سے اہم فریضہ ہے ہماری مذہبی وتبلیغی جماعتوں کا......باقی نوجوان انٹرنیٹ کا رسیا ہو کر دین و دنیا دونوں سے جاتا ہے تو جائے پر......مسلکِ حقہ......پر آجائے یا قائم رہے..........اللہ ہماری دینی قیادت کو سمجھ بوجھ اور بصیرت عطا فرمائے اور کچھ مداوے کی صورت پیدا ہو..........(آمین)

☆ اذا مت عطشانا فلا نزل القطر..........دنیا پسِ مرگِ من، چہ دریا چہ سراب!